نکھارا ہے شعورِ آدمی کو تشنہ کاموں نے — سنوارا ہے شہیدانِ وفا نے ذوقِ انساں کو
کبھی محرابِ خنجر میں کبھی محرابِ زنداں میں — سکھایا ہے نبیؐ کی آل نے سجدہ مسلماں کو
تلاوت کررہا ہے نوکِ نیزہ پر سرِ سرورؑ — ستم سے رُک سکے تو روک دے آوازِ قرآں کو
نجف میں کربلا میں قُم میں دیکھو سیرتِ مسلم — نہ ڈھونڈھو قیصری کے شیش محلوں میں مسلماں کو
ہوا ہے اور نہ ہوگا تا قیامت مدعی کوئی — شرف ایسا ملا ہے فاطمہؑ کی راحتِ جاں کو
علیؑ کی شیر دل بیٹی نے چشمِ صبر سے دیکھا — کبھی گنجِ شہیداں کو کبھی شامِ غریباں کو
فراہم کردیا ہے حلقۂ زنجیر عابدؑ نے — حدیثِ آرزو و ذوقِ آزادی کے عنواں کو
تحیر سے ستم سوچا کیا حربے تشدد کے — حقارت سے حرم دیکھا کئے دیوارِ زنداں کو
نہ یہ جور و تشدد تھا نہ یہ ظلمت نہ یہ غربت — ترے زنداں سے نسبت ہی نہیں یوسف کے زنداں کو
لہو کا رنگ چھلکے گا قبائے لالہ و گل سے — شفق رکھے گی تازہ سرخیٔ خونِ شہیداں کو
ستائش ہے، صلہ ہے، قدر ہے عزت ہے اے نظمیؔ — کمی کس شے کی ہے بزمِ حسینی کے سخنداں کو

قصیدہ در مدح امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف

نظر مردمِ چشمِ تر ڈھونڈھتی ہے — کہ تابش سیاہی کا گھر ڈھونڈھتی ہے
یہ کالی ردائے سرِ شامِ ہجراں — قبائے عروسِ سحر ڈھونڈھتی ہے
کوئی اور مہتاب پنہاں ہے شاید — کسے چاندنی رات بھر ڈھونڈھتی ہے
نجومِ فلک کے چراغوں کو لے کر — شبِ تار مہرِ سحر ڈھونڈھتی ہے
شبستاں شبستاں نگاہِ ثریا — ضیائے جبینِ قمر ڈھونڈھتی ہے
گلستاں گلستاں حجاباتِ گل میں — سحر خود نگارِ سحر ڈھونڈھتی ہے
اجل آپ اپنے اندھیرے نگر میں — مآلِ حیاتِ بشر ڈھونڈھتی ہے
تصور کی ضوکار شیشہ گری میں — نظر اعتبارِ نظر ڈھونڈھتی ہے
بلاتا ہے کس کو شعورِ محبت — کسے عشق کی چشمِ تر ڈھونڈھتی ہے
نظر جوہری کی سرِ نوکِ مژگاں — محبت کے سچے گہر ڈھونڈھتی ہے
کوئی جستجو ہر تجسس سے پہلے — یقینِ دلِ معتبر ڈھونڈھتی ہے
محبت نہیں دیدِ صورت کی طالب — محبت شعورِ نظر ڈھونڈھتی ہے
مصلّٰی بچھائے ہوئے موجِ دریا — امامِ نمازِ سحر ڈھونڈھتی ہے

دیارِ حرم سے دیارِ ارم تک
نقوشِ قدم رہ گذر ڈھونڈھتی ہے

کہیں تو ہو پوری نمازِ محبت
جبینِ وفا سنگِ در ڈھونڈھتی ہے

صدائے اذاں صحنِ عالم میں ہر سُو
لبِ شاہدِ معتبر ڈھونڈھتی ہے

نہ جانے وہ جادے ہیں کیسے کہ جن میں
نگاہِ خضر راہبر ڈھونڈھتی ہے

ہے عرفاں کی ایسی بھی منزل کہ جس میں
نبی کی نظر ہم سفر ڈھونڈھتی ہے

پیام اس کو دریا کی موجوں کے ہاتھوں
محبت نئے نامہ بر ڈھونڈھتی ہے

رگِ قلبِ ہستی کے چھالوں کی سوزش
مسیحا نفس چارہ گر ڈھونڈھتی ہے

چلے آیئے اب کہ چشمِ زمانہ
نئی زندگی کی سحر ڈھونڈھتی ہے

عبادت کو درکار ہے دل گدازی
مناجات طرزِ دگر ڈھونڈھتی ہے

وہاں آدمی کو ضرورت ہے تیری
شرارت جہاں فتنہ گر ڈھونڈھتی ہے

پئے امن فتنہ گہہ زندگی میں
قیامت تری رہ گزر ڈھونڈھتی ہے

جبیں وقفِ سجدہ ہے نظمیؔ کی لیکن
درِ مہدیؑ معتبر ڈھونڈھتی ہے

مدح امام زمانہؑ

ادیبہ بنت زہرا نقوی ندیؔ الہندی۔ معلمہ جامعۃ الزہرا تنظیم المکاتب بڑا باغ لکھنؤ

ظلم کی بستی مٹانے آئیں گے
شمعِ حق پھر سے جلانے آئیں گے

وہ بہارِ عدل بن کر ایک دن
سب کو سب کا حق دلانے آئیں گے

✿✿✿

اپنے امام آئیں گے آج نہیں تو کل سہی
ظلم وستم مٹائیں گے آج نہیں تو کل سہی

حق کا علم اٹھائیں گے آج نہیں تو کل سہی
کفر کا سر جھکائیں گے آج نہیں تو کل سہی

تیغ تو وہ چلائیں گے آج نہیں تو کل سہی
ظلم کا خوں بہائیں گے آج نہیں تو کل سہی

کعبہ میں مسکرائیں گے آج نہیں تو کل سہی
مکہ کو جگمگائیں گے آج نہیں تو کل سہی

نظروں سے ہم بلائیں گے آج نہیں تو کل سہی
پلکوں پہ بھی بٹھائیں گے آج نہیں تو کل سہی

آنکھیں تلک بچھائیں گے آج نہیں تو کل سہی
دل میں انہیں بسائیں گے آج نہیں تو کل سہی

قبضۂ اہل جور میں آج حجاز ہے تو ہو
سب کو وہی بھگائیں گے آج نہیں تو کل سہی

آج یہودیوں کا ہے ظلم بہت بڑھا ہوا
اس کو بھی وہ مٹائیں گے آج نہیں تو کل سہی

ظلمِ دہر آج ہے جس کو کہیں اَمیرِ کا
اس کو سزا سنائیں گے آج نہیں تو کل سہی